میں دستور سازی اور اسلامی فکری رہنمائی میں محض ایک مشترکہ کردار ادا کریں اور ان کے مشوروں کے ترک و اختیار کا فیصلہ نواب زادہ صاحب کریں۔ یہ اس عہد کا بہت بڑا المیہ تھا جو سلطنت علوم و معارف اسلامیہ کے سلیمان اعظم کے ساتھ پیش آیا۔

جیسا کہ عرض کیا کہ اخبارات و رسائل کی روایت کے مطابق الہلال کے شذرات یا مقالات افتتاحیہ پر بھی لکھنے والوں کے اور اقتباسات و تراجم پر مقتبس و مترجم کے نام نہیں آتے تھے۔ اس لیے نہیں کہا جا سکتا کہ الہلال میں کتنے شذرے اور کتنے اداریے، کتنے ترجمے اور اقتباسات سید صاحب علیہ الرحمہ کے قلم اور ان کے فکر و نظر کے نتائج ہیں لیکن جو مقالات سید صاحب کے قلم سے نکلے اور جن پر ان کا نام بھی ہے یا جن کے بارے میں معلوم ہو گیا ہے کہ وہ سید صاحب کے ہیں۔ اور ان کے بارے میں اب کوئی اختلاف باقی نہیں۔ ان کی فہرست درج ذیل ہے

مقالہ افتتاحیہ: شہید اکبر	الہلال، کلکتہ،	۱۳	اگست	۱۹۱۳ء	ص ۴
مقالات: عربی زبان اور علمی اصطلاحات	〃	۲۷	〃	〃	〃 ۱۱
〃 〃 (۲)	〃 〃	۳	ستمبر	〃	〃 ۷
علوم القرآن	〃 〃	۱۱	فروری	۱۹۱۴ء	۷
〃 〃 (۲)	〃 〃	۱۸	〃	〃	〃 ۱۷
〃 〃 (۳)	〃 〃	۲۵	〃	〃	〃 ۹
〃 〃 (۴)	〃 〃	۸	جولائی	〃	〃 ۹
باب التفسیر: اساطیر الاولین	〃 〃	۱۵/۱۴	اپریل	〃	۱۰

سید صاحب کا ایک مضمون بیجاپور کی تاریخ و رثا کے موضوع پر تھا۔ اس کے بارے میں مولانا آزاد لکھتے ہیں:

”بیجاپور والے مضمون کا اس قدر تشکر کہ اس سے زیادہ ممکن نہیں۔ باتصویر رسالے کی یہ اصل شے تھی جو آپ کی بدولت الہلال میں شروع ہو گئی۔ جنگ کی وجہ سے وہ اب تک شروع نہ ہو سکا ورنہ بلاک بن گئے ہیں۔ آئندہ ان کے بعد والے نمبر میں ان شاء اللہ شائع ہو گا۔ مگر اس کے بعد کا کوئی حصہ دیجئے تاکہ تسلسل قائم رہے۔

© rasailojaraid.com
© rasailojaraid.com

علم الحدیث کے مضامین تو الہلال میں نکل چکے ہیں اور آپ کس کی نسبت فرماتے ہیں ؟ علوم القرآن میں اور کچھ ملا ''

اگرچہ یہ مضمون سید صاحب نے ۱۹۱۴ء میں بھیج دیا تھا لیکن نومبر ۱۹۱۴ء میں الہلال بند ہوگیا اور مضمون اشاعت سے رہ گیا اور کامل ایک سال کے بعد جب البلاغ جاری ہوا تو اس کی دو اشاعتوں میں نکلا۔

آثار عتیقہ : آثار اسلامیہ امارت بیجاپور البلاغ کلکتہ - ۱۲ - نومبر ۱۹۱۵ء ص ۱۲

〃 〃 (۲) 〃 〃 ۲۶ - 〃 〃 ص ۲۸

البلاغ میں سید صاحب کے دو مضمون اور بھی شائع ہوتے ہیں - ان میں سے ایک مضمون "اسلام اور سوشلزم" کے عنوان سے ہے - اگرچہ یہ نہایت مفصل اور مستقل مضمون ہے لیکن مراسلات کے صفحے پر شائع ہوا ہے - دوسرا مضمون جامع ازہر (مصر) پر ہے جس میں اسکی تاریخ قیام، نظام و نصاب تعلیم اور اس کے خصائص کا تعارف کرایا ہے -

مراسلات : اسلام اور سوشلزم البلاغ، کلکتہ - ۱۱ - فروری ۱۹۱۶ء ص ۲

اصلاح معاشرہ اور اسلام - بسلسلہ اسلام اور سوشلزم 〃 〃 ۱۸ 〃 〃 ص ۱۷

مدارس اسلامیہ : جامع ازہر 〃 〃 ۳ 〃 ۱۰ مارچ 〃 〃 ۲۵

〃 (۲) 〃 〃 ۱۷ 〃 ۲۴ ۲۳

ان مضامین کے علاوہ چند مضامین ایسے ہیں جن کے بارے میں خیال کیا جاتا ہے کہ وہ سید صاحب کے ہیں لیکن یہ مسئلہ ابھی متنازع فیہ ہے اس لئے مناسب نہیں کہ اس بحث کو یہاں چھیڑا جائے -

قرآن حکیم کی مقدس آیات اور احادیث نبوی آپ کی دینی معلومات میں اضافہ اور تبلیغ کے لئے شائع کی جاتی ہیں ان کا احترام آپ پر فرض ہے ۔ لہٰذا جن صفحات پر یہ آیات درج ہیں ان کو صحیح اسلامی طریقہ کے مطابق بے حرمتی سے محفوظ رکھیں ۔۔۔۔۔ !

© rasailojaraid.com
© rasailojaraid.com

سیرت وسوانح | نصرت علی اثیر

حضرت عبداللہ بن مبارکؒ

نام ونسب

نام عبداللہ اور کنیت ابو عبدالرحمٰن[1] تھی۔ آپ ترکی النسل تھے۔ آپ کے والد مبارک بن واضح بنو تمیم کے ایک قبیلہ بنو حنظلہ کے ایک فرد کے آزاد کردہ غلام[2] تھے۔ اسی وجہ سے آپ کو حنظلی اور تمیمی کی نسبت سے بھی یاد کیا جاتا ہے۔ آپ ہمدان کے نامور تجار میں سے تھے۔ اس نسبت کی ایک دوسری وجہ بھی بیان ہو سکتی ہے کہ آپ کے مالک نے آپ کی دیانتداری کی وجہ سے اپنی بیٹی کو نکاح میں دے دیا تھا۔

یہ واقعہ تذکروں میں آیا ہے کہ آپ کے مالک نے آپ سے اپنی بیٹی کی شادی کے بارے مشورہ کیا تو آپ نے کہا کہ جاہلیت کے دور میں عرب اپنی بیٹیوں کے رشتے حسب ونسب کی بنیاد پر کرتے تھے۔ یہودیوں میں مال اور نصاریٰ میں خوب صورتی وجہ عقد بنتے تھے۔ لیکن اسلام میں دینداری کی وجہ امتیاز پر رشتے ہوتے ہیں آپ ان میں سے جس طریقہ کو پسند کریں اسی کی بنا پر اپنی دختر عزیزہ کی شادی کا انتظام کر دیں۔

مالک کو آپ کی عقل رسا پر بڑا تعجب ہوا۔ گھر آکر بیٹی کی ماں سے مشورہ بیان کیا کہ میں چاہتا ہوں کہ بیٹی کی شادی مبارک سے کر دیں اس لیے کہ اس میں ورع، تقویٰ اور دینداری کی جو خوبیاں ہیں، وہ زمانہ کے کسی دوسرے فرد میں نظر نہیں آتیں۔ اگرچہ مبارک غلام تھے لیکن ماں بھی نیک دل تھیں۔ فوراً تیار ہو گئیں اور اپنی بیٹی کی شادی مبارک سے کر دی۔ حضرت عبداللہ کا اسی نیک روح والد اور نیک دل ماں کی بیٹی کی

---

[1] ابن سعد : طبقات الکبریٰ : ۷ : ۳۷۲ : مطبوعہ بیروت ۱۳۷۷ھ

[2] خطیب بغدادی : تاریخ بغداد : ۱۰ : ۱۵۳ : مطبوعہ مصر ۱۳۴۹ھ

© rasailojaraid.com
© rasailojaraid.com
© rasailojaraid.com

گود میں تولد[3] ہُوا۔ چونکہ یہ مالک بنو تمیم اور بنو حنظلہ کے فرد تھے اس لیے آپ کو ننھیال کی نسبت سے بھی تمیمی اور حنظلی کی کنیت سے پُکارا گیا۔

حضرت مبارک بن واضح کی پرہیز گاری اور ایمانداری کی یہ خوبیاں آپ کے مالک پر ابتدائی ایام ہی سے ظاہر ہونا شروع ہوگئیں۔ روایت ہے کہ آپ اپنے مالک کی طرف سے ایک باغ کے داروغہ تھے۔ ایک دن مالک نے کھانے کے لیے انار توڑ لانے کو کہا۔ آپ انار توڑ لائے اور مالک کے حضور پیش کر دیئے۔ مالک نے ایک انار چکھا تو انار ترش نکلا۔ مالک بڑا ناراض ہُوا اور آپ سے کہنے لگا کہ میں نے میٹھا انار مانگا تھا۔ آپ ترش کیوں لائے؟ حضرت مبارک نے مالک سے عرض کیا کہ حضور باغ کے درختوں کے بارے میں بندہ کو اس قدر تجربہ نہیں کہ کونسا درخت میٹھے انار دیتا ہے اور کونسا ترش۔ جو کوئی انار کو چکھتے گا اُسے ہی اس بات کا عِلم ہو سکے گا۔ نیز آپ نے مجھے رکھوالی کے لیے حکم دیا تھا انار چکھنے کی تو اجازت نہیں دی تھی۔

آپ کی اِس طرح کی دیانتداری کے واقعات نے مالک کو بہت متاثر کیا۔ جس کی وجہ سے اس نے پہلے آپ کو اپنا خصوصی ساتھی بنایا اور پھر اپنی نیک بخت بیٹی اور اس کے ساتھ ایک کثیر التعداد مالیت میں مال آپ کے سپرد کر دیا[4]

تمام تذکرہ نگاروں نے آپ کی والدہ کو خوارزمی لکھا ہے جو کہ خوارزم کی طرف منسوب ہے۔ خوارزم روسی ترکستان کا وہ علاقہ ہے جو کہ دریائے جیحون کے نیچے پڑتا ہے۔ یہاں کا بادشاہ "خوارزمشاہ" کا لقب اختیار کرتا تھا[5] ابن جوزی نے لکھا ہے:

كان ابوه تركيا عند رجل من التجار من بني حنظلة
وكانت امه تركيه وخوارزميه [6]

آپ کے والد ترکی تھے جو کہ بنو حنظلہ کے تجار میں سے کسی ایک کا غلام

---

[3] صدیق حسن خان : اتحاف النبلاء : ۲۷۱، ۲۷۲ : مطبوعہ کانپور (ہند) ۱۲۸۹ھ

[4] ابن خلکان : وفیات الاعیان (نسخہ سمرقند) : ۱ : ۲۶۹ : مطبوعہ دارالطباعہ اصفہان

[5] المنجد، فی اللغۃ والاعلام : حصہ "الاعلام" : ۲۷۴ : مطبوعہ بیروت ۱۹۷۳ء

[6] ابن جوزی : صفۃ الصفوۃ : ۴ : ۱۰۹ : مطبوعہ دائرہ معارف عثمانیہ

© rasailojaraid.com
© rasailojaraid.com

تھے اور آپ کی والدہ ترکیہ، خوارزمیہ تھیں۔

ہدیۃ العارفین میں آپ کے والد کو بھی ترکی خوارزمی کہا گیا ہے۔

"عبداللہ بن المبارک بن واضح حنظلی ابو عبدالرحمٰن المروزی ترکی الاب الخوارزمی"[۷]

بروکلمان نے لکھا ہے کہ "آپ کے آباؤ اجداد ترکی النسل ایرانی تھے"[۸]

طاش کبریٰ زادہ لکھتے ہیں:

"کانت امہ خوارزمیۃ و ابوہ ترکیا"[۹]

آپ کی والدہ خوارزمی اور باپ ترکی النسل تھے۔

راقم کے نزدیک آپ کی والدہ کے متعلق خوارزمی کی نسبت بعد کی مشہور کردہ ہے۔ جب آپ کے والد کے ساتھ وہ بیاہی جانے کے بعد مستقل طور پر ترکستان کے اس علاقہ میں جہاں مرو کا وہ شہر بھی پڑتا ہے جس کی وجہ سے حضرت عبداللہ بن مبارک مروزی کہلائے، رہنے لگیں تو اس علاقے کی نسبت سے تذکروں میں متعارف ہوئیں۔ حالانکہ آپ قریش کے قبیلے بنو تمیم کے ذیلی قبیلے بنو حنظلہ یا دوسری روایات کے مطابق بنو سعد یا بنو عبد شمس[۱۱] سے تھیں۔ زیادہ تر تذکرہ نگاروں نے بنو حنظلہ اور بنو تمیم کا ذکر کیا ہے اور اسی لیے حضرت عبداللہ بن مبارک حنظلی اور تمیمی کی کنیت سے مشہور بھی تھے۔ درست یہی نظر آتا ہے کہ آپ کی والدہ عرب کے قبیلہ سے تھیں اور یہی وجہ ہے کہ حضرت عبداللہ بن مبارک عربی زبان کی فصاحت و بلاغت میں اہلِ عرب سے کچھ پیچھے نہ تھے۔ باپ کو تمام تذکروں میں ترکی النسل کہا گیا ہے۔ اس طرح والدہ کے عربی النسل اور باپ کے ترکی النسل ہونے کی وجہ سے آپ عرب و عجم کے کمالات کے وارث بنے۔

اہلِ تذکرہ نے اس کے علاوہ خراسانی، بخاری اور جوہری کی نسبتوں سے بھی اپنے تذکروں میں یاد کیا ہے۔

۷؎ اسماعیل پادشا البغدادی: ہدیۃ العارفین: ۱: ۴۳۸: مطبوعہ استنبول ۱۹۵۱ء

۸؎ بروکلمان: تاریخ ادب عربی (جرمن): تکملہ جلد اوّل: ص ۲۵۶ مطبوعہ ۱۹۳۷ء

۹؎ طاش کبریٰ زادہ: مفتاح السعادہ: ۲: ۱۱۲: مطبوعہ حیدرآباد دکن (ہند)

۱۰؎ طاش کبریٰ زادہ: مفتاح السعادہ: ۲: ۱۱۲: مطبوعہ دائرہ معارف نظامیہ حیدرآباد دکن)

© rasailojaraid.com

ولادت

آپ ۱۱۸ھ مطابق ۷۳۴ء بمقام خراسان کے مشہور شہر مرو میں پیدا ہوئے [۱۱]۔ تذکرہ نگاروں کی ایک کثیر تعداد نے اسی کو قبول کیا ہے۔ بعض کے ہاں سالِ ولادت کا جو اختلاف ملتا ہے، ان کی روایات کو خطیب بغدادی نے سند کے ساتھ بیان کیا ہے۔ پہلی روایت عمرو بن علی سے ہے کہ آپ ۱۱۸ھ میں پیدا ہوئے۔ دوسری روایت میں حاتم الباشانی کہتے ہیں کہ میں نے عبدان بن عثمان سے سُنا ہے کہ انہوں نے عبداللہ بن مبارک کو یہ کہتے سُنا ہے کہ وہ ۱۱۹ھ میں پیدا ہوئے۔ بشر بن ابی الازہر سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن المبارک سے سُنا کہ عبداللہ بن ادریس نے انہیں کہا آپ کی عمر کیا ہے؟ تو انہوں نے کہا کہ عجم کے ہاں عمر یاد کرنے کا کوئی خاص اہتمام نہیں کیا جاتا۔ لیکن انہیں اتنا یاد ہے کہ جب ابومسلم خراسانی نے خروج کیا تو انہیں بھی سیاہ کپڑے پہنائے گئے۔ حالانکہ میں بہت چھوٹی عمر کا تھا فرماتے ہیں کہ اس پر پھر انہیں کہا گیا کہ کیا سیاہ لباس پہنایا گیا؟ تو انہوں نے کہا کہ میں اس سے بھی زیادہ چھوٹا تھا لیکن ابومسلم نے ہر چھوٹے بڑے کو سیاہ لباس پہنوایا۔ [۱۲]

مندرجہ بالا روایات پر اگر غور کیا جائے تو یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ عمرو بن علی کی روایت جس کو اکثر تذکرہ نگاروں نے تسلیم کیا ہے زیادہ قابل استشہاد ہے۔ کہ حضرت عبداللہ بن مبارک کا قول کہ عجم میں تاریخ پیدائش کے محفوظ کرنے کا کوئی رواج نہیں آپ کے دوسرے قول مذکورہ کی صحت کو مشکوک کر دیتا ہے۔ دوسری بات یہ کہ حضرت عبداللہ بن مبارک نے کم سنی کی عمر میں ابومسلم خراسانی کے دور میں جو سیاہ کپڑے پہننے کا اقرار کیا ہے اس بات کو ثابت کرتا ہے کہ آپ کو عمر یاد نہیں تھی۔ محمد بن موسیٰ بن حاتم الباشانی کی عبدان بن عثمان سے مروی قول کہ آپ ۱۱۹ھ میں پیدا ہوئے تھے اس وجہ سے بھی باطل ہو جاتا ہے [۱۳] کہ سنہ ۱۳۰ھ

---

[۱۱] فقیر محمد جہلمی : حدائق الحنفیہ : ۱۲۰ : مطبوعہ نول کشور لکھنؤ (ہند) ۱۳۲۴ھ

[۱۲] خطیب بغدادی : تاریخ بغداد : ۱۰ : ۱۵۴ : مطبوعہ مصر ۱۳۴۹ھ

[۱۳] خطیب بغدادی : تاریخ بغداد : ۱۰ : ۱۵۴ : مطبوعہ مصر ۱۳۴۹ھ

© rasailojaraid.com

میں ابو مسلم خراسانی نے خروج کیا اور سیاہ جوش تحریک شروع کی۔ آپ کی اس دوران عمر صرف اتنی تھی کہ آپ کو لباس پہننے کا واقعہ یاد ہو گیا۔ اس طرح کی یادداشت ۲،۳ برس کی عمر میں شروع ہو جاتی ہے جس سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ عمرو بن علی کی روایت کہ آپ سنہ ۱۱۸ھ میں پیدا ہوئے درست ہو گئی۔ وہ روایتیں جن میں آپ کا سالِ ولادت سنہ ۱۱۰ھ، سنہ ۱۱۳ھ اور سنہ ۱۳۰ھ بتایا گیا ہے عقلاً و نقلاً کسی طرح قبول نہیں ہوئیں۔ سنہ ۱۱۸ھ کو تذکرہ نویسوں کی اکثر تعداد نے درست مانا ہے۔ راقم کے نزدیک بھی یہی صحیح ہے۔

دورِ لہو و لعب

آپ نے ایک متمول تاجر کے گھر آنکھ کھولی۔ جہاں سیم و زر کی ریل پیل تھی۔ والدین فطرتاً نیک اور ایماندار تھے۔ لیکن اکلوتے بیٹے کی تربیت میں کامیاب نہ رہے۔ بیٹے کی ہر خواہش پر دولت نچھاور کی جاتی۔ نتیجتاً آوارہ مزاج ا... بدقماش لونڈوں نے اس متمول بیٹے کی دولت سے عیش و نشاط حاصل کرنے ... لیے گھیر اڈالنا شروع کر دیا۔ بیٹا سادہ لوح تھا اور ساتھ ساتھ دولت کے انبوہ کثیر سے ملنے والی نفسانی خواہشات کی لذت نے عقل و خرد کی آنکھ پر پٹی باندھ دی تھی۔ معاشقے شروع ہوئے۔ ساغر و جم کے دور چلتے اور لطف و سرور کی محفلیں جمتیں۔ اس طرح ہوتے ہوتے زندگی کے گراں قدر بیس اکیس سال گزر گئے۔ آخر والدین کی دعائیں مستجاب ہوئیں۔ شیطانی کارستانیوں پر رحمانی قوت غالب آئی — اور ایک روز ایسا انقلاب آیا کہ تھوڑی دیر پہلے کا فریبِ نظر کا شکار عاشق اپنے مجازی محبوب کو ٹھکرا کر اپنے محبوبِ حقیقی کے در پر جا پہنچا۔

خوش نصیب ساعتیں

پائیں باغ کا پُرکیف ماحول تھا۔ پرندوں کی چہچہاہٹ، پتوں کی کھڑکھڑاہٹ اور نرم نرم چلتی بادِ نسیم نے باغ کے ماحول میں پیار و محبت کا نشہ گھول رکھا تھا۔ بادہ خواروں کی محفل جمی تھی۔ شراب کے جام لنڈھائے جا رہے تھے اور ساتھ ساتھ ساز کی آواز شراب کی مستی میں تھرتھری لا رہی تھی۔ اس محفل کا سردار وہ عاشقِ زار تھا جس کی عیش و نشاط کی پُرفریب وادی کی سیر کی مدت اب ختم ہو رہی تھی۔ یہ عاشق نامراد عبداللہ بن مبارک شراب کی مستی میں اپنے محبوب کی یاد میں یہ نغمہ الاپ رہا تھا۔

© rasailojaraid.com
© rasailojaraid.com

الم یان لی منک ان تترحما — وتعصی لعواذل واللوما!
وتنزلی لصبب مغرم — اقام علی ھجرکم ماثما
یبیت اذا جنۃ لیلۃ — یراعی الکواکب والانجما
ماذا علی الصب لو انہ — اصل من الوصل ماھوما

سر شام یہ شعر پڑھتے پڑھتے شراب کی مستی میں سو گئے۔ رات ساری اسی مدہوشی میں گزری۔ یہاں تک کہ صبح کی اذان ہوئی اور آپ کو خواب کی صورت میں محبوبِ حقیقی نے مجازی محبوب کے وصال کی اس شدتِ خواہش پر طعنہ دیتے ہوئے ایک ہمسائے کی زبان سے آیت سنوائی۔

اَلَمْ یَاْنِ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُھُمْ لِذِکْرِ اللّٰہِ وَمَا نَزَلَ مِنَ الْحَقِّ۔

(کیا ان لوگوں، جو ایمان لائے ہیں، پر اس قدر بھی رقت طاری نہیں ہوا کہ ان کے دل اللہ کے ذکر اور جو اس کی طرف سے نازل ہوا ہے، سے ڈریں)

یہ سننا تھا کہ آپ کی کائنات بدل گئی اور اسی وقت لبیک کہتے ہوئے سرور و غنا کے تمام طرب اور جملہ شیشہ ہائے مے توڑ دیئے ــــــ جامہ ہائے ریشم و کمخواب تار تار کر کے پھٹے پرانے سادہ کپڑوں کو زیب تن کر کے عبادت میں مشغول ہو گئے[۱۴] پھر وہ وقت آیا کہ آپ کی والدہ دیکھتی ہیں کہ باغ میں آپ سو رہے ہیں اور ایک سانپ نرگس کی شاخ منہ میں پکڑے آپ سے مکھیاں دور کر رہا ہے[۱۵]

اکتسابِ علم

ہوش سنبھلتے ہی والدِ ماجد نے مروجہ ابتدائی تعلیم میں لگایا یہ ابتدائی تعلیم آپ نے ایک تاجر سے حاصل کی[۱۶]۔ لکھنا پڑھنا اچھی طرح جب سیکھ لیا اور جوانی میں قدم رکھا تو مال کی بے بہا یا موجودگی میں اپنے آپ کو سنبھال نہ سکے اور تعیشات میں پڑ گئے۔ بیس اکیس سال کی عمر تک تعیشات میں گم رہے۔ آخر وہ ایک دن آیا جب نظر کا فریب ٹوٹا اور تعیشات

---

۱۴ کردری : مناقب الامام الاعظم : ۱ : ۱۶۸ : مطبوعہ معارف نظامیہ حیدرآباد دکن ۱۳۲۱ھ
۱۵ فقیر محمد جہلمی : حدائق الحنفیہ : ۱۲۰ : مطبوعہ نول کشور کانپور لکھنؤ (ہند) ۱۳۲۴ھ
۱۶ ذہبی : العبر : ۱ : ۲۸۰ : مطبوعہ کویت ۱۹۶۰ء

© rasailojaraid.com
© rasailojaraid.com

سے تائب ہوکر عبادت و ریاضت کو اختیار کرلیا۔ آپ کی اس اچانک تبدیلی پر والدین کو بہت خوشی ہوئی۔ ذمہ داریوں کا احساس اُجاگر ہوتا دیکھ کر والد ماجد نے تجارت کے لیے پچاس ہزار درہم دیئے۔ آپ پر چونکہ دینداری کا غلبہ تھا۔ اس لیے دینی علوم سے آگاہی کے شوق میں تمام رقم سے دینی علوم پر مبنی مختلف کتابیں خرید کر گھر آگئے۔ والد نے منافع پوچھا تو سارا دفترِ علم سامنے رکھتے ہوئے بولے کہ یہ جنس لایا ہوں اور دو جہاں کا منافع اُٹھایا ہے۔ والد اس جذبہ اور شوق پر بہت خوش ہوئے اور مزید چھ ہزار درہم دیتے ہوئے کہا کہ اسے خرچ کرکے اپنی تجارت کا دھندا چلاؤ۔[17] اس حوصلہ افزائی سے کتابیں خریدنے اور پڑھنے کا شوق اور تیز ہُوا۔ کتابیں جمع کرتے رہے یہاں تک کہ ایک بہت بڑا کتب خانہ بن گیا۔ آپ رات دن اسی کتب خانہ میں کتابیں پڑھتے رہتے۔

سعید بن عیسےٰ فرماتے ہیں کہ مَیں نے ابوداؤد کو یہ کہتے سُنا کہ مَیں نے ابنِ مبارک سے پوچھا کہ خراسان میں آپ کی مجالس کس کس کے ساتھ رہیں۔ آپ فرمانے لگے کہ مَیں شُعبہ اور سُفیان کی مجالس سے مستفید ہُوا ہوں۔ ابوداؤد فرماتے ہیں کہ ان مجالس سے مراد یہ تھا کہ آپ نے ان کی کتابوں کو پڑھا[18]۔ اسی آپ نے صحابہ کرامؓ کی کتب سے استفادہ کیا۔

شفیق بن ابراہیم بلخی فرماتے ہیں کہ عبداللہ بن مبارکؒ سے کہا گیا کہ آپ ہمارے ساتھ نماز تو پڑھتے ہیں لیکن بیٹھتے نہیں۔ آپ نے فرمایا کہ مَیں صحابہ کرام رضؓ اور تابعین کی جماعت کے پاس چلا جاتا ہوں۔ لوگوں نے متحیر ہوکر پوچھا وہ کیسے؟ فرمانے لگے کہ مَیں یہاں سے جاکر ان کی کتابوں کا مطالعہ کرتا ہوں اور اپنے حالات کو سامنے رکھ کر ان کے اعمال و آثار پر غور کرتا ہوں۔[19]

مطالعہ میں شدت آئی تو ایک دن والد ماجد بہت برافروختہ ہوئے اور غصے میں کہنے لگے کہ یہ تمہاری کتابیں مجھے جلانی پڑیں گی۔ آپ نے کہا ابو جان! یہ کتابیں ضرور

---

[17] فقیر محمد جہلمی : حدائق الحنفیہ : ۱۲۳ : مطبوعہ نول کشور لکھنؤ (ہند) ۱۳۲۴ھ

[18] ابونعیم اصفہانی : حلیۃ الاولیاء : ۸ : ۱۶۴ : مطبوعہ مصر ۱۳۵۴ھ

[19] ابن جوزی : الصفوہ : ۴ : ۱۰۹ : مطبوعہ دائرہ معارف اسلامیہ حیدرآباد دکن ۱۳۵۶ھ

© rasailojaraid.com
© rasailojaraid.com
© rasailojaraid.com

جل سکتی ہیں لیکن جو سینے میں محفوظ ہے اس کا آپ کیا کریں گے [۱۹]۔

کتابوں سے مستفیض ہونے کے ساتھ ساتھ آپ نے ۱۴۱ھ میں باقاعدہ طور پر تابعین کی مجالس اور محافل تدریس میں شرکت کرنا شروع کر دی۔ آپ نے ان کے علوم سے جس شدت اور جستجو کے ساتھ استفادہ کیا، اس کے بارے میں احمد بن حنبل رح فرماتے ہیں کہ:

"لم یکن فی زمن ابن المبارک اطلب للعلم منه، رحل الی الیمن و مصر و الشام و البصرة والکوفه وکان من رواة العلم و اهل ذلک کتب عن الصغار والکبار وجمع امرا عظیما کان صاحب حدیث حافظاً۔" [۲۰]

(یعنی حضرت عبداللہ بن مبارک کے زمانے میں ان سے زیادہ کوئی علم کا متلاشی نہیں تھا۔ آپ نے یمن، مصر، شام، بصرہ، کوفہ کے سفر کیئے۔ آپ علم کے راویوں میں سے ایک تھے۔ جسے آپ نے ہر چھوٹے بڑے سے حاصل کیا اور اس طرح ایک بہت بڑا کام سرانجام دیا۔ آپ ایک صاحبِ حدیث حافظ تھے۔)

ابنِ تغری لکھتے ہیں:

"رحل سنة احدی واربعین ومائة فلقی التابعین واکثر الترحال فی طلب العلم وروی عن جماعة کثیرة وروی عنه خلائق و تفقه بابی حنیفه" [۲۱]

(آپ نے ۱۴۱ھ میں سفر شروع کیئے اور تابعین سے ملے۔ آپ کے اکثر سفر طلبِ علم کے لیئے تھے۔ آپ نے ایک کثیر جماعت سے

---

[۱۹] ذہبی : تذکرۃ الحفاظ : ۱ : ۲۵۴ : مطبوعہ دائرہ معارف نظامیہ حیدر آباد دکن

[۲۰] نووی : تہذیب الاسماء واللغات : ۱ : ۲۸۵ مطبوعہ دمشق

[۲۱] ابن تغری : نجوم الزاہرہ : ۲ : ۱۰۳ مطبوعہ مصر

© rasailojaraid.com
© rasailojaraid.com
© rasailojaraid.com

روایت کی اور آپ سے بھی لوگوں کی اکثر تعداد نے روایت کی۔ امام ابوحنیفہ رح سے فقہ سیکھی)

ابن سعد رقم طراز ہیں :

” طلب العلم فروی روایۃ کثیرۃ وصنف کتبا کثیرۃ فی ابواب العلم وصنوف حملہا عنہ قوم وکتبہا الناس عنہم۔ وقال الشعر فی الزھد والحث علی الجھاد۔ وقدم العراق والحجاز والشام ومصر والیمن وسمع علماء کثیرا۔“ [۲۳]

(یعنی آپ نے اکتسابِ علم کرکے کثیر تعداد میں روایت کیا اور علم کی مختلف صنف اور ابواب پر کافی تعداد میں کتابیں لکھیں۔ جسے آپ سے کئی لوگوں نے اخذ کیا اور ان سے آگے کئی لوگوں نے لکھا۔ آپ نے زہد پر شعر کہے۔ اور جہاد کے لیے اُبھارا۔ آپ عراق، حجاز، شام، مصر اور یمن آئے اور علماء کی کثیر تعداد سے (علم حدیث) سُنا “

اساتذہ

آپ نے قرآن، حدیث، فقہ، ادب، لُغت، تصوف اور جہاد پر علم کا ایک گراں قدر ذخیرہ آپ کے اپنے قول کے مطابق چار ہزار مشائخ سے حاصل کیا۔ صرف ایک ہزار سے روایت کی [۲۴] آپ کے شیوخ میں سے بعض مندرجہ ذیل تھے :۔

تابعین

(۱) ربیع بن انس بن زیاد البکری، البصری الخراسانی متوفی ۱۴۰/۱۳۹ھ [۲۵]

(۲) مجالد بن سعید بن عمر بن البطام الہمدانی ابو عمرو۔ جنہیں ابوسعید الکوفی بھی

---

[۲۳] ابن سعد : طبقات الکبریٰ : ۷ : ۳۷۲ : مطبوعہ بیروت ۱۳۲۴ھ

[۲۴] فقیر محمد جہلمی : حدائق الحنفیہ : ۱۲۱ : مطبوعہ نول کشور لکھنؤ (ہند) ۱۳۲۴ھ

[۲۵] ابن سعد : طبقات الکبریٰ : ۷ : ۳۶۹

© rasailojaraid.com

کہتے ہیں۔ آپ نے سنہ ۱۴۴ھ میں وفات پائی۔ [۲۶]

(۳) اسماعیل بن ابی خالد ابو عبد اللہ الاحمسی، البجلی، الکوفی المتوفی سنہ ۱۴۵/۱۴۶ھ [۲۷]

(۴) سلیمان بن مہران الاعمش، الاسدی، الکاہلی، ابو محمد الکوفی المتوفی سنہ ۱۴۵ھ [۲۸]

(۵) نعمان بن ثابت التیمی ابو حنیفہ الکوفی المتوفی سنہ ۱۵۰ھ / سنہ ۱۵۱ھ [۲۹]

(۶) عاصم بن سلیمان الاحول ابو عبد الرحمٰن البصری۔ آپ بنو تمیم کے آزاد کردہ غلام تھے۔ اور آپ نے سنہ ۱۴۱ھ میں وفات پائی۔ بعض کے ہاں آپ کا وصال وفات سنہ ۱۴۲ھ یا سنہ ۱۴۳ھ ہے۔ [۳۰]

(۷) سلیمان بن طرخان التیمی ابو المعتمر البصری المتوفی بالبصرہ سنہ ۱۴۳ھ [۳۱]

(۸) زبان بن العلاء بن عمار ابو عمرو المازنی التیمی البصری۔ آپ سات مشہور قرأ میں سے ایک تھے۔ آپ نے سنہ ۱۵۴ھ میں یا اس کے بعد وفات پائی۔ حضرت عبد اللہ ابنِ مبارکؒ نے آپ سے قرأت سیکھی۔ بعض لوگوں نے آپ کو تبع تابعی شمار کیا ہے۔ [۳۲]

(۹) سعد بن سعید بن قیس بن عمرو الانصاری المدنی جنہوں نے سنہ ۱۴۱ھ میں وفات پائی۔ [۳۳]

(۱۰) موسیٰ بن عقبہ بن ابی عیّاش الاسدی جو کہ آلِ زبیر کے آزاد کردہ غلام تھے۔ آپ نے سنہ ۱۴۱ھ یا اس کے بعد وفات پائی۔ [۳۴]

(۱۱) ہشام بن عروہ بن زبیر بن عوام اسدی۔ آپ کی کنیت ابو المنذر اور یا ابو عبد اللہ المدنی تھی۔ آپ نے سنہ ۱۴۵ھ یا سنہ ۱۴۶ھ یا سنہ ۱۴۷ھ میں وفات پائی۔ [۳۵]

---

[۲۶] ابنِ حجر : تہذیب التہذیب : ۱۰ : ۳۹۔

[۲۷] ابنِ حجر : " " : ۱ : ۲۹۱۔

[۲۸] " : تہذیب التہذیب : ۴ : ۲۲۲۔

[۲۹] " : " : ۱۰ : ۴۴۹ [۳۰] ابنِ حجر : تہذیب التہذیب : ۵ : ۴۲۔

[۳۱] " : " : ۴ : ۲۱۰۔

[۳۲] الجزری : غایۃ النہایہ فی طبقات القرأ : ۱ : ۲۲۸ : ۴۴۶

[۳۳] ابنِ حجر : تہذیب التہذیب : ۳ : ۴۷۵ [۳۴] ابنِ حجر : تہذیب التہذیب : ۱۰ : ۳۶۵

[۳۵] " " : ۱۱ : ۴۸

© rasailojaraid.com

(۱۲) عبداللہ بن سعید بن ابی ہند الفزاری ابو بکر المدنی جنہوں نے ۱۴۶ھ یا اس کے بعد وفات پائی۔ [۳۶]

(۱۳) ابراہیم بن ابی عبلہ شمر بن یقظان بن عبداللہ ابو اسماعیل عقیلی۔ آپ کو ابو سعید رملی اور دمشقی کی نسبت سے بھی یاد کیا گیا ہے۔ آپ نے ۱۵۱ھ یا ۱۵۲ھ یا اس کے بعد وفات پائی۔ [۳۷]

(۱۴) عبدالرحمن بن زیاد بن انعم ابو ایوب۔ آپ ابو خالد کی کنیت سے بھی مشہور تھے۔ آپ نے ۱۵۶ھ یا ۱۶۱ھ میں وفات پائی۔ [۳۸]

اساتذہ از خراسان:- (۱) مرو سے :-

© rasailojaraid.com

(۱۵) ابو غانم یونس بن نافع المروزی۔ آپ نے ۱۵۹ھ میں وفات پائی۔ حضرت ابن المبارک نے فرمایا کہ وہ سب سے پہلے ان کے ہاں تشریف لے گئے۔ [۳۹]

(۱۶) محمد بن میمون ابو حمزہ السکری : آپ خراسان کے شیخ مانے جاتے تھے۔ آپ نے ۱۶۶ھ یا ۱۶۷ھ یا اس کے بعد وفات پائی۔ حضرت عبداللہ بن مبارک نے آپ کی بہت تعریف کی ہے۔ [۴۰]

(۱۷) یعقوب بن القعقاع بن الاعلم ابو الحسن التمیمی : آپ مرو کے قاضی تھے [۴۱]

(۱۸) ابو حفص منصور بن النعمان الیشکری : آپ پہلے مرو میں رہتے تھے۔ اور بعد میں بخارا میں رہنے لگے۔ [۴۲]

(۱۹) محمد بن یسار ابو عبداللہ الخراسانی، المروزی : آپ اصل میں بصرہ کے تھے۔ [۴۳]

(۲۰) فضیل بن عیاض بن مسعود ابو علی الیربوعی، التمیمی : آپ زاہد تھے

---

۳۶ ابن حجر: تہذیب التہذیب : ۵ : ۲۳۹ ۳۷ ابن حجر: تہذیب التہذیب : ۱ : ۱۴۲

۳۸ ؍؍ ؍؍ : ۶ : ۱۷۳ ۳۹ ابن حجر: تہذیب التہذیب : ۱۱ : ۴۴۹

۴۰ ذہبی : تذکرۃ الحفاظ : ۱ : ۲۳۰ ۴۱ ابن سعد : الطبقات الکبریٰ : ۷ : ۳۷۰

۴۲ ابن حجر: تہذیب التہذیب : ۱۰ : ۳۱۵ ۴۳ ابن حجر: تہذیب التہذیب : ۹ : ۵۳۲

© rasailojaraid.com

اور حرم پاک میں شب و روز گزارنے کی وجہ سے شیخ الحرم بولے جاتے ہیں آپ پہلے کوفہ میں رہتے تھے اور بعد میں مکہ میں منتقل ہو گئے اور یہاں پر ہی ۱۸۷ھ میں وفات پائی۔ [۴۴]

(۲۱) حسن بن یحییٰ البصری : آپ خراسان کے رہنے والے تھے۔ خلیفہ بن خیاط نے آپ کا شمار اہلِ خراسان میں تیسرے طبقہ کے احباب میں کیا ہے۔ [۴۵]

(۲۲) محمد بن ثابت العبدی : آپ اصل میں بصرہ کے تھے۔ بعد میں مرو کے قاضی بنا دیے گئے۔ [۴۶]

(۲۳) حمید المروزی الاعرج : ابنِ حبان نے آپ کا شمار ثقات میں کیا ہے۔ [۴۷]

(ب) بلخ :

(۲۴) مقاتل بن حیان ابو بسطام البلخی الخزاز : آپ بکر بن وائل کے آزاد کردہ غلام تھے۔ آپ تقریباً سن ۱۵۰ھ سے قبل وفات پا گئے۔ [۴۸]

(۲۵) عبداللہ بن شوذب ابو عبدالرحمٰن الخراسانی البلخی : آپ پہلے بصرہ میں رہا کرتے تھے اور پھر بیت المقدس چلے گئے۔ آپ نے ۱۴۴ھ یا ۱۵۶ھ یا اس کے بعد وفات پائی۔ [۴۹]

(ج) ھراۃ :۔

(۲۶) ابراہیم بن طہمان بن شعبہ الہروی نیساپوری : آپ پہلے بغداد چلے آئے اور پھر مکہ میں رہے۔ یہاں تک کہ ۱۶۳ھ میں وفات پا گئے۔ [۵۰]

(د) دامغان :۔

(۲۷) بکیر بن شہاب الدامغانی الحنظلی : آپ بنو حنظلہ کے آزاد کردہ غلام تھے [۵۱]

---

[۴۴] ذہبی: تذکرۃ الحفاظ : ۱ : ۲۴۵ [۴۵] ابن حجر: تہذیب التہذیب : ۱ : ۳۲۵

[۴۶] ابن سعد: الطبقات الکبریٰ : ۷ : ۳۷۰ [۴۷] 〃 〃 : ۳ : ۴۷

[۴۸] ابنِ حجر : تہذیب التہذیب : ۱۰ : ۲۷۷ [۴۹] ابنِ حجر: تہذیب التہذیب : ۵ : ۲۵۵

[۵۰] 〃 〃 : ۱ : ۱۲۹ [۵۱] 〃 〃 : ۱ : ۴۹۰

© rasailojaraid.com
© rasailojaraid.com

(د) کوفہ :-

(۲۸) حسن بن عمرو تمیمی : جنہوں نے ۱۴۲ھ میں وفات پائی۔ ۵۲؎

(۲۹) اجلح بن عبداللہ بن حجیہ : آپ معاویہ الکندی ابو حجیہ کے نام سے بھی جانے جاتے تھے۔ آپ کا کوفہ کے شیعوں میں شمار ہوتا ہے۔ آپ نے ۱۴۵ھ میں وفات پائی۔ ۵۳؎

(۳۰) جویبر بن سعید الازدی ابوالقاسم البلخی : آپ کا شمار کوفیوں میں ہوتا ہے۔ آپ نے ۱۴۰ھ اور ۱۵۰ھ کے درمیان کہیں وفات پائی۔ ۵۴؎

(۳۱) عبدالملک بن ابی سلیمان : آپ کا نام میسرہ ابوسلیمان العزرمی تھا۔ آپ کوفہ کے [illegible] لوگوں میں شمار کیے جاتے تھے۔ آپ نے ۱۴۵ھ میں وفات پائی ۵۵؎

(۳۲) یحییٰ بن سعید بن حیان : آپ کی کنیت ابوحیان تھی۔ آپ ثقہ اور مضبوط حافظِ حدیث تھے۔ آپ نے ۱۴۵ھ میں وفات پائی۔ ۵۶؎

(۳۳) زکریا بن ابی زائدہ خالد بن میمون بن فیروز الہمدانی : آپ نے ۱۴۷ھ یا اس کے بعد وفات پائی۔ ۵۷؎

(۳۴) عیسیٰ بن عمر الاسدی، الہمدانی : آپ نابینے تھے اور قرأت کے خوب عالم تھے۔ آپ نے ۱۵۶ھ میں وفات پائی۔ ۵۸؎

(۳۵) مسعر بن کدام بن ظہیر بن عبیدہ الہلالی العامری : آپ مرجیہ تھے لیکن ثقہ تھے۔ آپ نے ۱۵۳ھ یا ۱۵۵ھ کے بعد وفات پائی۔ ۵۹؎

(۳۶) صالح بن صالح بن حیان ابوحیان الثوری الہمدانی : آپ نے ۱۵۳ھ میں وفات پائی۔ ۶۰؎

(۳۷) مالک بن مغول بن عاصم ابوعبداللہ البجلی الکوفی : آپ نے ۱۵۷ھ میں وفات پائی۔ ۶۱؎

۵۲؎ ابن حجر: تہذیب التہذیب : ۲ : ۳۱۰ ۵۳؎ ابن حجر: تہذیب التہذیب : ۱ : ۱۸۹

۵۴؎ 〃 〃 : ۲ : ۱۲۳ ۵۵؎ 〃 〃 ۶ : ۳۹۶

۵۶؎ ابن حجر : تہذیب التہذیب : ۱۱ : ۲۱۴ ۵۷؎ ابن حجر : تہذیب التہذیب : ۳ : [illegible]

۵۸؎ 〃 〃 : ۸ : ۲۲۲ ۵۹؎ 〃 〃 ۱۰ : ۱۱۳

۶۰؎ 〃 〃 : ۴ : ۳۹۳ ۶۱؎ 〃 〃 : ۱۰ : ۲۲

© rasailojaraid.com

(۳۸) عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن عتبہ الہذلی المسعودی: آپ نے سنہ ۱۶۰ھ میں وفات پائی۔[۶۲]

(۳۹) سفیان بن سعید بن مسروق الثوری۔ آپ حدیث میں امیرالمومنین مانے جاتے تھے۔ آپ نے سنہ ۱۶۱ھ میں وفات پائی۔[۶۳] حضرت عبداللہ بن مبارک آپ سے زیادہ کسی کی فضیلت نہ دیتے تھے۔

(۴۰) حمزہ بن حبیب بن عمارہ الزیات: آپ سات نامور قرائیں سے ایک تھے۔ آپ نے سنہ ۱۵۶ھ یا سنہ ۱۵۷ھ میں وفات پائی۔[۶۴]

(۴۱) زائدہ بن قدامہ الثقفی: آپ کسی قدری یا بدعتی کو حدیث بیان نہیں کیا کرتے تھے۔ آپ صاحب سنت تھے۔ آپ نے سنہ ۱۶۰ھ یا سنہ ۱۶۱ھ یا سنہ ۱۶۳ھ میں وفات پائی۔[۶۵]

(۴۲) یونس بن ابی اسحاق عمرو بن عبداللہ الہمدانی: آپ کی کنیت ابو اسرائیل تھی۔ آپ نے سنہ ۱۵۸ھ یا سنہ ۱۵۹ھ میں وفات پائی۔[۶۶]

(۴۳) ابوبکر النہشلی الکوفی: کہا جاتا ہے کہ آپ کے والد کا نام عبداللہ بن ابی القطاف اور دوسری جگہ ابوبکر بن قطاف تھا۔ آپ مرجیہ تھے۔ نہایت ثقہ اور عابد تھے۔ آپ نے سنہ ۱۶۶ھ میں وفات پائی۔[۶۷]

(۴۴) نعیم بن میسرہ النحوی الکوفی: آپ کی کنیت ابو عمرو تھی۔ آپ رے میں رہتے تھے۔ ربیع فرماتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن مبارک کو آپ کے سامنے زانوئے تلمذ تہہ کیے دیکھا۔ آپ نے سنہ ۱۷۴ھ یا سنہ ۱۷۵ھ میں وفات پائی۔[۶۸]

(۴۵) مفضل بن یونس الجعفی: آپ کی کنیت ابو یونس تھی۔ آپ نے سنہ ۱۸۰ھ میں وفات پائی۔[۶۹]

(۴۶) حبان بن علی العنزی: آپ شیعہ تھے۔ آپ نے سنہ ۱۷۱ھ یا سنہ ۱۷۲ھ میں وفات پائی۔[۷۰]

---

[۶۲] ذہبی: تذکرۃ الحفاظ: ۱: ۱۹۷ [۶۳] ابن حجر: تہذیب التہذیب: ۴: ۱۱۱

[۶۴] ابن حجر: تہذیب التہذیب: ۳: ۲۷۔

[۶۵] ابن حجر: تہذیب التہذیب: ۳: ۳۰۶ [۶۶] ابن حجر: تہذیب التہذیب: ۱۱: ۴۳۳

[۶۷] ؍؍ ؍؍ : ۱۲: ۴۴ [۶۸] ؍؍ ؍؍ : ۱۰: ۴۶۶

[۶۹] ؍؍ ؍؍ : ۱۰: ۲۷۶ [۷۰] ؍؍ ؍؍ : ۲: ۱۷۳

© rasailojaraid.com

(۴۷) عبید اللہ بن عبد الرحمٰن الاشجعی : آپ کی کنیت ابو عبد الرحمٰن تھی۔ سفیان ثوری سے مروی احادیث کا آپ سے بڑھ کر کوفہ میں کوئی حافظ نہ تھا۔ آپ نے ۱۸۲ھ میں وفات پائی۔ [۴۱]

(۴۸) حسن بن عیاش بن سالم الاسدی : آپ نے ۱۷۲ھ میں وفات پائی [۴۲]

(۴۹) مطلب بن زیاد بن ابی زہیر الثقفی : آپ نے ۱۸۵ھ میں وفات پائی۔ [۴۳]

(۵۰) ابراہیم بن محمد بن الحارث بن السماء ابو اسحاق الکوفی : آپ شام آئے اور مصیصہ میں سکونت اختیار کرلی۔ آپ نے ۱۸۵ھ یا ۱۸۶ھ یا ۱۸۸ھ میں وفات پائی۔ [۴۴]

© rasailojaraid.com

(۵۱) عطاء بن مسلم الخفاف ابو مخلد الکوفی : آپ حلب میں گئے اور رمضان ۱۹۰ھ میں وفات پائی۔ [۴۵]

(۵۲) عبد اللہ بن ادریس بن یزید بن عبد الرحمٰن الاودی : آپ کی کنیت ابو محمد تھی۔ آپ نہایت زاہد، عابد اور صالح تھے۔ آپ نے ۱۹۲ھ میں وفات پائی۔ [۴۶]

(۵۳) سفیان بن عیینہ بن ابی عمران میمون العلالی : آپ کی کنیت ابو محمد تھی۔ مکہ میں سکونت اختیار کی اور ۱۹۸ھ میں وفات پائی۔ [۴۷]

(۵۴) ابوبکر بن عیاش بن سالم الاسدی : حضرت عبد اللہ بن مبارکؒ آپ کی بہت تعریف کرتے تھے۔ آپ نے ۱۹۳ھ میں وفات پائی۔ [۴۸]

(۵۵) وکیع ابن الجراح ابو سفیان الرواسی : آپ عراق کے محدث تھے۔ آپ نے ۱۹۷ھ میں وفات پائی۔ [۴۹]

---

۴۱ ابن حجر: تہذیب التہذیب : ۷ : ۳۴ ۔ ۴۲ ابن حجر: تہذیب التہذیب ، ۲ : ۳۱۳

۴۳ ″ ″ : ۱۰ : ۱۷۷ ۔

۴۴ ابن حجر، تہذیب التہذیب : ۱ : ۱۵۱ ۔ ۴۵ ابن حجر، تہذیب التہذیب : ۷ : ۲۱۱

۴۶ ″ ″ : ۵ : ۱۴۴ ۔ ۴۷ ″ ″ ″

۴۸ ″ ″ ، ۴ : ۱۱۷ ۔ ۴۹ ″ ″ : ۱۲ : ۳۴

© rasailojaraid.com

(۵۶) ابونعیم الفضل بن دکین : آپ طلحہ بن عبید اللہ کی آل کے آزاد کردہ غلام تھے آپ نے سنہ ۲۱۹ھ میں وفات پائی۔ [۸۰]

(۵۷) ابان بن عبد اللہ بن ابی حازم بن صخر بن العیلہ البجلی الاحمسی : آپ نے ابوجعفر منصور کے دورِ حکومت میں کوفہ کے اندر وفات پائی۔ [۸۱]

(۵۸) سعید بن سنان البرجمی ابوسنان الشیبانی : آپ رَے میں رہتے تھے۔ [۸۲]

(۵۹) برید بن عبد اللہ بن ابی بردہ بن ابی موسیٰ الاشعری ابوبردہ الکوفی۔ [۸۳]

(۶۰) بسام بن عبد اللہ الصیرفی ابوالحسن الکوفی : آپ کوفہ کے ثقہ ترین لوگوں میں سے تھے۔ [۸۴]

(۶۱) حسن بن ثابت التغلبی ابوالحسن الاحول الکوفی : آپ ابن الروز جار کنیت سے زیادہ مشہور تھے۔ آپ حضرت عبد اللہ بن مبارک کے ہم نشینوں میں سے ایک تھے۔ [۸۵]

(۶۲) حارث بن سلیمان الکندی الکوفی : آپ کو ابن حبّان نے ثقات میں شمار کیا ہے۔ [۸۶]

(۶۳) طارق بن عبد الرحمٰن البجلی الاحمسی الکوفی : [۸۷]

(۶۴) عمر بن سوید بن غیلان الثقفی : آپ کو عجلی الکوفی بھی کہا جاتا تھا۔ [۸۸]

(۶۵) فضیل بن غزوان بن جریر الضبّی : [۸۹]

(۶۶) قیس بن سلیم التمیمی العنبری الکوفی : [۹۰]

(۶۷) محمد بن سوقہ الغنوی ابوبکر الکوفی : آپ نہایت پرہیزگار اور کوفہ کے اہلِ خیار

---

[۸۰] خطیب بغدادی : تاریخ بغداد : ۱ : ۳۰۷

[۸۱] ابن حجر : تہذیب التہذیب : ۱ : ۱۳۱

[۸۲] ″ ″ : ۴ : ۴۵

[۸۳] ابن حجر : تہذیب التہذیب : ۱ : ۹۶

[۸۴] ابن حجر : تہذیب التہذیب : ۱ : ۴۳۴

[۸۵] ″ ″ : ۲ : ۲۵۸

[۸۶] ″ ″ : ۲ : ۱۴۳

[۸۷] ″ ″ : ۵ : ۵

[۸۸] ″ ″ : ۷ : ۴۵۸

[۸۹] ″ ″ : ۸ : ۲۹۷

[۹۰] ″ ″ : ۸ : ۳۹۸

© rasailojaraid.com
© rasailojaraid.com

میں سے ایک تھے۔ آپ نہایت ثقہ اور حافظ حدیث تھے۔ [۹۱]

(۶۸) محمد بن بشر بن بشیر بن معبد الاسلمی الکوفی : [۹۲]

(۶۹) محمد بن ابی الہیثم العطار الکوفی : آپ کو ابن حبان نے ثقات میں ذکر کیا ہے [۹۳]

(۷۰) یحییٰ بن ایوب بن ابی زرعہ بن عمرو بن جریر البجلی الکوفی : [۹۴]

بصرہ

(۷۱) حسین بن ذکوان المعلم العوذی البصری المتوفی سنہ ۱۴۵ھ [۹۵]

(۷۲) عوف بن ابی جمیلہ العبدی الہجری ابو سہیل البصری : آپ اعرابی سے زیادہ معروف تھے۔ آپ قدریہ اور رافضیہ عقائد رکھتے تھے۔ آپ نے سنہ ۱۴۶ھ یا سنہ ۱۴۷ھ میں وفات پائی۔ [۹۶]

(۷۳) ہشام بن حسان الازدی القردوسی ابو عبداللہ البصری : آپ سنہ ۱۴۶ھ یا سنہ ۱۴۷ھ یا اس کے بعد فوت ہوئے۔ [۹۷]

(۷۴) کہمس بن الحسن التمیمی ابو الحسن البصری متوفی سنہ ۱۴۹ھ [۹۸]

(۷۵) سعید بن ابی عروبہ : آپ کا نام مہران العدوی تھا۔ آپ بنو عدی بن یشکر کے آزاد کردہ غلام تھے۔ آپ کی کنیت ابو النضر البصری تھی آپ نے سنہ ۱۵۰ھ یا سنہ ۱۵۵ھ میں وفات پائی۔ [۹۹]

(۷۶) خالد بن دینار التمیمی السعدی ابو خلدہ البصری الخیاط المتوفی سنہ ۱۵۲ھ [۱۰۰]

(۷۷) عبیداللہ بن عون بن ارطبان المزنی : آپ ثقہ اور مامون الحدیث تھے۔ آپ نے سنہ ۱۵۰ھ یا اس کے بعد وفات پائی۔ [۱۰۱]

(۷۸) ابو معن البصری الاسکندرانی : آپ کا نام عبدالواحد بن ابی موسیٰ الخولانی تھا۔ آپ اسکندریہ کی طرف گئے اور وہیں قیام کر لیا یہاں تک کہ سنہ ۱۵۰ھ میں وفات پا گئے [۱۰۲]

---

[۹۱] ابن حجر: تہذیب التہذیب ۹ : ۲۰۹ — [۹۲] ابن حجر: تہذیب التہذیب: ۹ : ۷۳

[۹۳] 〃 〃 ۱۱ : ۲۰۳ — [۹۴] 〃 〃 ۱۱ : ۱۸۶

[۹۵] ابن حجر: تہذیب التہذیب ۲ : ۳۳۸ — [۹۶] ابن حجر: تہذیب التہذیب ۸ : ۱۶۶

[۹۷] 〃 〃 ۱۱ : ۳۴ — [۹۸] 〃 〃 ۸ : ۴۵۰

[۹۹] 〃 〃 ۴ : ۶۳ — [۱۰۰] 〃 〃 ۳ : ۸۸

[۱۰۱] 〃 〃 ۵ : ۳۴۶ — [۱۰۲] 〃 〃 ۱۲ : ۲۴۳

© rasailojaraid.com

(۷۹) ہشام بن ابی عبداللہ الاستوائی ابوبکر البصری : آپ کپڑے فروخت کرتے تھے۔ آپ شعبہ سے قتادہ کی مرویات کے بہت بڑے عالم تھے۔ آپ نے ۱۵۲ھ یا ۱۵۳ھ یا اس کے بعد وفات پائی۔ [۱۰۳]

(۸۰) سلیمان بن المغیرہ ابوسعید القیسی المتوفی ۱۵۶ھ۔ [۱۰۴]

(۸۱) عیسیٰ بن طہمان بن رامہ الجشمی ابوبکر البصری : کوفہ میں رہے اور ۱۶۰ھ سے قبل وفات پا گئے۔ [۱۰۵]

(۸۲) شعبہ بن الحجاج بن الورد العتکی البصری : امام شافعی فرمایا کرتے تھے کہ اگر شعبہ نہ ہوتے تو عراق میں حدیث کو کوئی جاننے والا نہ ہوتا۔ آپ نے ۱۶۰ھ میں وفات پائی۔ [۱۰۶]

(۸۳) ربیع بن صبیح السعدی ابوبکر : آپ کی کنیت ابوحفص بھی تھی۔ آپ بنو سعد کے آزاد کردہ غلام تھے۔ آپ نے ۱۶۱ھ میں وفات پائی [۱۰۷]

(۸۴) یزید بن ابراہیم ابوسعید البصری التیمی : آپ بنو تمیم کے آزاد کردہ غلام تھے۔ آپ نے ۱۶۱ھ یا ۱۶۲ھ یا اس کے بعد وفات پائی۔ [۱۰۸]

(۸۵) ہمام بن یحییٰ بن دینار الازدی متوفی ۱۶۳ھ۔ [۱۰۹]

(۸۶) سلیمان بن المغیرہ القیسی ابوسعید البصری : آپ بنو قیس کے آزاد کردہ غلام تھے۔ آپ نے ۱۶۵ھ میں وفات پائی۔ [۱۱۰]

(۸۷) اسود بن شیبان السدوسی البصری ابوشیبان المتوفی ۱۶۵ھ [۱۱۱]

(۸۸) وہیب بن خالد بن العجلان الباہلی البصری المتوفی ۱۶۵ھ / ۱۶۹ھ۔ [۱۱۲]

(۸۹) حماد بن سلمہ بن دینار البصری : آپ کی کنیت ابوسلمہ تھی اور آپ بنو تمیم کے آزاد کردہ غلام تھے۔ اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ آپ قریش کے آزاد کردہ غلام تھے۔ آپ نے ۱۶۷ھ میں وفات پائی۔ [۱۱۳]

---

۱۰۳ ابن حجر : تہذیب التہذیب : ۱۱ : ۴۳

۱۰۴ ذہبی : تذکرۃ الحفاظ : ۱ : ۲۲۰

۱۰۵ ابن حجر : تہذیب التہذیب : ۸ : ۲۱۵

۱۰۶ ابن حجر : تہذیب التہذیب : ۴ : ۳۳۸

۱۰۷ 〃 〃 : ۳ : ۲۴۷

۱۰۸ 〃 〃 : ۱۱ : ۳۱۱

۱۰۹ 〃 〃 : ۱۱ : ۶۷

۱۱۰ 〃 〃 : ۴ : ۲۲۰

۱۱۱ 〃 〃 : ۱ : ۲۳۹

© rasailojaraid.com
© rasailojaraid.com

(۹۰) ربیع بن مسلم الجمحی ابوبکر البصری المتوفی ۱۶۷ھ۔ [114]

(۹۱) سلام بن ابی مطیع: آپ کا نام سعد تھا۔ کنیت ابوسعید تھی اور بنو خزاعہ کے آزاد کردہ غلام تھے۔ آپ نے ۱۶۴ھ یا ۱۶۷ھ یا ۱۷۳ھ میں وفات پائی۔ [115]

(۹۲) السری بن یحییٰ بن ایاس بن حرملہ بن ایاس الشیبانی: آپ کی کنیت ابو یحییٰ اور ابو الہیثم البصری تھی۔ آپ نے ۱۶۷ھ میں وفات پائی۔ [116]

(۹۳) قاسم بن فضل بن معدان بن قریط الحدانی الازدی: آپ کی کنیت ابو یحییٰ تھی۔ آپ بنی حدان میں آگئے اور ۱۶۷ھ میں وفات پاگئے۔ [117]

(۹۴) حزم بن ابی حزم مہران: آپ کو عبداللہ القطعی ابو عبداللہ البصری بھی کہا جاتا ہے۔ آپ نے ۱۷۵ھ میں وفات پائی۔ [118]

(۹۵) جریر بن حازم بن عبداللہ بن شجاع الازدی العتکی: آپ کی کنیت ابو النصر تھی۔ وہب کے والد تھے۔ ۱۷۵ھ میں وفات پائی۔ [119]

(۹۶) حماد بن زید بن درہم الازدی الجہضمی: کنیت ابو اسماعیل تھی۔ آل جریر بن حازم کے آزاد کردہ غلام تھے۔ ۱۷۹ھ میں فوت ہوئے۔ [120]

(۹۷) یزید بن زریع التیمی ابو المعاریہ البصری: آپ ثقہ اور معتبر حدیث کے راوی تھے۔ بصرہ میں ۱۸۱ھ یا ۱۸۲ھ یا اس کے بعد فوت ہوئے۔ [121]

(۹۸) معتمر بن سلیمان بن طرخان التیمی: آپ کی کنیت ابو محمد تھی۔ آپ طفیل لقب اختیار کرتے تھے۔ آپ سے حضرت عبداللہ بن المبارک نے روایت کی جو کہ آپ کے بہت قریبی تھے۔ آپ نے ۱۸۷ھ میں وفات پائی۔ [122]

---

۱۱۲ ابن حجر: تہذیب التہذیب : ۱۱ : ۱۶۹

۱۱۳ ابن حجر: تہذیب التہذیب : ۲ : ۱۱

۱۱۴ 〃 〃 : ۳ : ۲۵۱

۱۱۵ ابن حجر: تہذیب التہذیب : ۴ : ۲۸۲

۱۱۶ ابن حجر: تہذیب التہذیب : ۳ : ۴۶۰

۱۱۷ 〃 〃 : ۸ : ۳۲۹

۱۱۸ 〃 〃 : ۲ : ۲۴۲

۱۱۹ 〃 〃 : ۲ : ۶۹

۱۲۰ 〃 〃 : ۳ : ۹

۱۲۱ 〃 〃 : ۱۱ : ۳۲۵

۱۲۲ 〃 〃 : ۱۰ : ۲۲۷

© rasailojaraid.com
© rasailojaraid.com

(۹۹) محمد بن الحسین الازدی المہلبی : آپ کی کنیت ابو محمد تھی۔ مصیصہ گئے آپ سے ابنِ مبارک نے روایت کی جو کہ آپ کے قریبی تھے۔ سنہ ۱۹۱ھ میں فوت ہوئے۔ [123]

(۱۰۰) اسماعیل بن ابراہیم بن مقسم الاسدی : بنو اسد کے آزاد کردہ غلام تھے۔ ابو بشر البصری کنیت تھی۔ ابنِ علیہ کی کنیت سے زیادہ مشہور تھے۔ یہ ان کی والدہ تھیں۔ بصرہ میں صدقات کے والی بنے۔ اس کے بعد ہارون کے دورِ خلافت کے آخر میں بغداد کے والی بنے۔ سنہ ۱۹۳ھ یا سنہ ۱۹۴ھ میں وفات پا گئے۔ [124]

(۱۰۱) عبدالرحمٰن بن مہدی اللؤلؤی : بنو ازد کے آزاد کردہ غلام تھے۔ ابو سعید البصری کنیت تھی۔ سنہ ۱۹۸ھ میں فوت ہوئے۔ [125]

(۱۰۲) ازہر بن سعد السمان ابو بکر الباہلی البصری : آپ سے عبداللہ بن مبارک نے روایت کیے جبکہ وہ ان سے بڑے تھے۔ سنہ ۲۰۳ھ میں وفات پائی۔ [126]

(۱۰۳) ابان بن یزید العطار ابو یزید البصری : [127]

(۱۰۴) ابو عصام المزنی البصری : کہا جاتا ہے کہ آپ کا نام خالد اور رعلبید العتکی کے بیٹے تھے۔ آپ جب سوار ہوتے تو ابن المبارک آپ کے کپڑے درست کیا کرتے تھے۔ آپ کا اصلی وطن بصرہ تھا لیکن بعد میں مرو آ گئے۔ [128]

(۱۰۵) عزرہ بن ثابت بن ابی زید الانصاری البصری : ابنِ حبان نے آپ کا ذکر ثقات میں کیا ہے۔ [129]

(۱۰۶) حریث بن السائب التمیمی الاسدی : آپ کرملانی، بصری اور مؤذن کی کنیت سے بھی پکارتے ہیں۔ ابنِ حبان نے آپ کو ثقات میں ذکر کیا ہے۔ [130]

(۱۰۷) حرب بن سریج بن المنذر المنقری ابو سفیان البصری البزاز۔ [131]

---

[123] ابنِ حجر: تہذیب التہذیب : ۱۰ : ۷۲

[124] ابنِ حجر، تہذیب التہذیب : ۱ : ۲۷۵

[125] ذہبی: تذکرۃ الحفاظ : ۱ : ۳۲۹

[126] " " : ۱ : ۲۰۲

[127] ابنِ حجر: تہذیب التہذیب : ۱ : ۱۰۱

[128] " " : ۱۲ : ۱۶۸

[129] " " : ۷ : ۱۹۲

[130] " " : ۲ : ۲۳۲

[131] " " : ۲ : ۲۲۴

© rasailojaraid.com

(۱۰۸) حاتم بن ابی صغیرہ : آپ کے والد کا نام مسلم تھا۔ آپ کی کنیت ابو یونس تھی۔ اس کے علاوہ الباہلی البصری قم کی نسبت سے بھی پکارے جاتے تھے۔ ۱۳۲ھ

(۱۰۹) خالد بن عبد الرحمن بن بکیر السلمی ابو امیۃ البصری : ۱۳۳ھ

(۱۱۰) حنظلہ بن عبد اللہ : آپ کو ابن عبد الرحمن السدوسی اور ابو عبد الرحیم البصری کی کنیت سے پکارا جاتا ہے۔ ۱۳۴ھ

(۱۱۱) حمید بن الاسود بن الاشقر ابو الاسود الکرابیسی : ۱۳۵ھ

(۱۱۲) زیاد بن ابی مسلم : آپ کو ابن مسلم ابو عمر الفلاء اور ابو الغفار البصری کی حیثیت میں بھی تذکروں میں یاد کیا گیا ہے۔ ۱۳۶ھ

(۱۱۳) سعید بن زید بن درہم الازدی ابو الحسن البصری جو کہ حماد بن زید کے بھائی تھے۔ ۱۳۷ھ

(۱۱۴) سلیمان بن علی الربعی الازدی ابو عکاشہ البصری۔ ابن حبان نے آپ کو ثقہ قرار دیا ہے۔ ۱۳۸ھ

(۱۱۵) شداد بن سعید ابو طلحہ الراسبی البصری۔ ۱۳۹ھ

واسط :۔

(۱۱۶) ہیشم بن بشیر بن ابی حازم ابو معاویہ السلمی الواسطی : آپ کے بخاری الاصل ہونے کے بارے میں تذکروں میں ملتا ہے۔ ابن حبان نے ثقہ قرار دیا لیکن متہم بالتدلیس ہیں۔ ۱۴۰ھ

(۱۱۷) حشرج بن نباتہ الاشجعی ابو مکرم الکوفی : آپ کو واسطی بھی کہا جاتا تھا۔ ۱۴۱ھ

موصل :۔

(۱۱۸) معافی بن عمران بن نفیل بن جابر بن جبلہ بن عبید الازدی : آپ ایک فقیہہ

۱۳۲ھ ابن حجر : تہذیب التہذیب : ۲ : ۱۳۰ — ۱۳۳ھ ابن حجر : تہذیب التہذیب : ۳ : ۱۰۲

۱۳۴ھ " " : ۳ : ۶۲ — ۱۳۵ھ " " : ۳ : ۳۶

۱۳۶ھ " " : ۳ : ۳۸۵ — ۱۳۷ھ " " : ۴ : ۳۲

۱۳۸ھ " " : ۴ : ۲۱۲ — ۱۳۹ھ " " : ۴ : ۳۱۶

۱۴۰ھ خطیب بغدادی : تاریخ بغداد : ۱۴ : ۸۵ — ۱۴۱ھ " " : ۲ : ۳۷۷

© rasailojaraid.com
© rasailojaraid.com
© rasailojaraid.com

اور زاہد تھے۔ عبداللہ بن مبارک نے آپ سے روایت کی جب کہ وہ بڑے تھے۔ [۱۴۲]

رَی :-

(۱۱۹) ہارون بن المغیرہ بن حکیم البجلی ابو حمزہ الرازی : ابنِ حبان نے آپ کو ثقہ قرار دیا ہے۔ [۱۴۳]

مدائن :-

(۱۲۰) زبیر بن سعید بن سلیمان بن نوفل بن الحارث بن عبد المطلب الہاشمی :- ابو القاسم کنیت تھی۔ مدائن آئے جس کی وجہ سے المدائنی کہلائے۔ آپ نے بہت [illegible] سنہ ۱۵۰ھ میں وفات پائی۔ [۱۴۴]

(۱۲۱) مغیرہ بن مسلم قسملی : ابو سلمہ کنیت تھی۔ مرو میں پیدا ہوئے اور مدائن میں سکونت اختیار کی۔ ابنِ حبان نے آپ کو ثقات میں شمار کیا ہے۔ [۱۴۵]

(۱۲۲) عبد الحمید بن بہرام الفزاری المدائنی : ابنِ حبان نے آپ کو ثقہ قرار دیا ہے۔ [۱۴۶]

شام (۱) دمشق :-

(۱۲۳) عبد الرحمٰن بن یزید بن جابر الازدی الدمشقی الدارانی المتوفی سنہ ۱۵۳ھ [۱۴۷]

(۱۲۴) ہشام بن الغاز بن ربیعہ الجرشی ابو عبداللہ : آپ کو ابو العباس دمشقی بھی کہا جاتا ہے۔ بغداد میں پہنچے اور سنہ ۱۵۳ھ یا سنہ ۱۵۶ھ یا سنہ ۱۵۹ھ میں فوت ہوئے۔ [۱۴۸]

(۱۲۵) عبد الرحمٰن عمرو بن محمد الشامی ابو عمرو الاوزاعی : فقیہہ الشام تھے۔ بیروت آئے اور سنہ ۱۵۱ھ یا ۱۵۵ھ یا سنہ ۱۵۶ھ میں فوت ہوئے۔ [۱۴۹]

(۱۲۶) سعید بن عبد العزیز : اہلِ دمشق کے فقیہہ تھے۔ ابو محمد کنیت تھی۔ سنہ ۱۶۷ھ میں وفات پائی۔ [۱۵۰]

---

۱۴۲ ابنِ حجر : تہذیب التہذیب : ۱۰ : ۱۹۹

۱۴۳ ابنِ حجر : تہذیب التہذیب : ۱۱ : ۱۲

۱۴۴ " " : ۳ : ۳۱۵

۱۴۵ " " : ۱۰ : ۲۶۸

۱۴۶ " " : ۶ : ۱۰۹

۱۴۷ ذہبی : تذکرۃ الحفاظ : ۱ : ۱۸۳

۱۴۸ " " : ۱۱ : ۵۵

۱۴۹ ابنِ حجر : تہذیب التہذیب : ۶ : ۲۳۸

۱۵۰ " " : ۹ : ۱۵۸

© rasailojaraid.com
© rasailojaraid.com

(١٢٧) خالد بن یزید بن عبدالرحمٰن بن ابی مالک ہانیُ الہمدانی الدمشقی : ابو ہاشم کنیت تھی۔ ۱۸۵ھ میں وفات پائی۔ ۱۵۱

(١٢٨) محمد بن شعیب بن شابور الاموی : ابو عبداللہ کنیت تھی۔ بیروت میں سکونت اختیار کی۔ آپ سے عبداللہ بن مبارک نے روایت کی اور آپ سے پہلے وفات پا گئے۔ آپ نے ۱۹۶ھ میں وفات پائی۔ ۱۵۲

(ب) حمص :-

(١٢٩) یحییٰ بن ابی عمرو الشیبانی : ابو زرعہ کنیت تھی۔ اوزاعی کے چچا کے بیٹے تھے۔ [illegible]ھ میں وفات پائی۔ ۱۵۳

(١٣٠) ثور بن یزید بن زیاد الکلاعی : آپ الرحبی ابو خالد الحمصی بھی پکارے جاتے تھے اس لیے کہ آپ قدریہ عقائد رکھتے تھے۔ آپ نے ۱۵۰ھ یا ۱۵۳ھ میں وفات پائی۔ ۱۵۴

(١٣١) سعید بن سنان ابو مہدی الحنفی : آپ الکندی الحمصی کی نسبت سے بھی یاد کیے جاتے ہیں۔ ۱۵۵

(١٣٢) اسماعیل بن عیاش بن سلیم العنسی : ابو عتبہ الحمصی کنیت تھی۔ ۱۸۱ھ یا ۱۸۲ھ میں وفات پائی۔ ۱۵۶

(١٣٣) عتبہ بن ابی حکیم الہمدانی : ابو العباس کنیت تھی۔ طبریا میں آئے اور ۱۴۷ھ میں میں وفات پائی۔ ۱۵۷

جزیرہ :

(١٣٤) عمرو بن میمون بن مہران الجزری : ابو عبداللہ کنیت تھی۔ ۱۴۵ھ میں وفات پائی۔ ۱۵۸

(١٣٥) جعفر بن برقان الکلابی : بنو کلاب کے آزاد کردہ غلام تھے۔ کوفہ آئے اور ۱۵۰ھ

---

۱۵۱ ابنِ حجر: تہذیب التہذیب : ۴ : ۵۹

۱۵۲ ابنِ حجر: تہذیب التہذیب : ۳ : ۲۲۶

۱۵۳ 〃 〃 : ۹ : ۲۲۲

۱۵۴ 〃 〃 : ۱۱ : ۲۶۰

۱۵۵ 〃 〃 : ۲ : ۳۳

۱۵۶ 〃 〃 : ۴ : ۴۶

۱۵۷ 〃 〃 : ۱ : ۳۲۲

۱۵۸ 〃 〃 : ۵ : ۹۴

© rasailojaraid.com
© rasailojaraid.com

یا ١٥١ھ یا ١٥٤ھ میں وفات پاگئے۔ [١٥٩]

(١٣٦) حسن بن عمر : آپ ابن عمرو بن یحییٰ الفزاری سے مشہور تھے۔ ابالیلح الرقی کے آزاد کردہ غلام تھے۔ ١٨١ھ میں وفات پائی۔ [١٦٠]

(١٣٧) محمد بن عبداللہ بن علاقہ بن مالک بن عمرو بن عویمر عقیلی جزری البابیر الحرانی القاضی : اہل حران میں سے تھے۔ بغداد آئے اور ١٦٣ھ یا ١٦٨ھ میں وفات پائی۔ [١٦١]

حجاز (١) مدینہ

(١٣٨) حسین بن عبداللہ بن عبداللہ بن عباس الہاشمی متوفی ١٤٠ھ/١٤١ھ [١٦٢]

(١٣٩) یحییٰ بن سعید الانصاری : مدینہ کے قاضی رہے۔ پھر منصور کے دور میں قاضی القضاۃ رہے۔ ١٤٢ھ میں وفات پائی۔ [١٦٣]

(١٤٠) عبیداللہ بن عمر بن حفص بن عاصم : ابو عثمان کنیت تھی۔ سات نامور فقہاء میں سے ایک تھے۔ ١٤٤ھ یا ١٤٥ھ یا ١٤٨ھ میں وفات پائی۔ [١٦٤]

(١٤١) موسیٰ بن عبیدہ بن نشیط بن عمرو : ابو عبدالعزیز کنیت تھی۔ ١٥٢ھ یا ١٥٣ھ میں وفات پائی۔ [١٦٥]

(١٤٢) ضحاک بن عثمان بن عبداللہ الاسدی : ابو عثمان کنیت تھی۔ ١٥٣ھ میں میں فوت ہوئے۔ [١٦٦]

(١٤٣) اسامہ بن زید اللیثی : ١٥٣ھ میں وفات پائی۔ [١٦٧]

(١٤٤) عبدالحمید بن جعفر بن عبداللہ الانصاری : ابوالفضل کنیت تھی مگر ابوحفص بھی کہا جاتا تھا۔ ١٥٣ھ میں فوت ہوئے۔ [١٦٨]

---

[١٥٩] خطیب بغدادی : تاریخ بغداد : ١٢ : ١٨٨

[١٦٠] ابن حجر : تہذیب التہذیب : ٢ : ٨٤

[١٦١] ابن حجر : تہذیب التہذیب : ٢ : ٢٠٩

[١٦٢] 〃 〃 : ٩ : ٢٦٩

[١٦٣] 〃 〃 : ٢ : ٣٤١

[١٦٤] ذہبی : تذکرۃ الحفاظ : ١ : ١٣٧

[١٦٥] 〃 〃 : ٧ : ٣٨

[١٦٦] ابن حجر : تہذیب التہذیب : ١٠ : ٣٥٦

[١٦٧] 〃 〃 : ٢ : ٤٤٦

© rasailojaraid.com
© rasailojaraid.com

(۱۴۵) عمر بن محمد بن زید بن عبداللہ المدنی : عسقلان آئے اور وہیں لڑائی میں تھے اور سنہ ۱۵۴ھ میں وہیں اللہ کو پیارے ہو گئے۔[169]

(۱۴۶) مصعب بن ثابت بن عبداللہ بن الزبیر بن العوام الاسدی المتوفی : سنہ ۱۵۸ھ۔[170]

(۱۴۷) افلح بن سعید الانصاری ابو محمد القبائی المدنی : بنو نصر کے آزاد کردہ غلام تھے۔ سنہ ۱۵۶ھ میں فوت ہوئے۔[171]

(۱۴۸) محمد بن عبدالرحمٰن بن المغیرہ القرشی العامری : ابو الحارث کنیت تھی۔ مدینہ کے فضلاء میں شمار ہوتے تھے۔ سنہ ۱۵۸ھ یا سنہ ۱۵۹ھ میں وفات پا گئے۔[172]

(۱۴۹) مخرمہ بن بکیر بن عبداللہ بن الاشجع القرشی : بنی مخزوم کے آزاد کردہ غلام تھے۔ ابو المسور کنیت تھی۔ سنہ ۱۵۸ھ یا سنہ ۱۵۹ھ میں فوت ہوئے۔[173]

(۱۵۰) عبداللہ بن زید بن اسلم العدوی : ابو محمد کنیت تھی۔ عمر کے آزاد کردہ غلام تھے۔ سنہ ۱۶۴ھ میں وفات پائی۔[174]

(۱۵۱) فلیح بن سلیمان بن ابی المغیرہ الخزاعی : آپ اسلمی ابو یحییٰ المدنی بھی بولے جاتے تھے۔ زید بن خطاب کی آل کے آزاد کردہ غلام تھے۔ فلیح کے لقب سے زیادہ مشہور ہیں۔ آپ کا اصل نام عبدالملک تھا۔ آپ نے سنہ ۱۶۸ھ کو وفات پائی۔[175]

(۱۵۲) سلیمان بن بلال تیمی قرشی : بنو قریش کے آزاد کردہ غلام تھے۔ ابو محمد کنیت تھی ابو ایوب المدنی سے بھی مشہور تھے۔ مدینہ میں سنہ ۱۷۲ھ یا سنہ ۱۷۷ھ میں فوت ہوئے۔[176]

(۱۵۳) مالک بن انس بن مالک بن ابی عامر الاصبحی : ابو عبداللہ المدنی کنیت تھی۔ اور امام دار الہجرۃ کے لقب سے مشہور تھے۔ سنہ ۱۷۹ھ میں وفات پائی۔[177]

---

۱۶۸ ابن حجر : تہذیب التہذیب : ۱ : ۲۰۸

۱۶۹ ابن حجر : تہذیب التہذیب : ۶ : ۱۱۱

۱۷۰ // // ۷ : ۴۹۵

۱۷۱ // // ۱۰ : ۱۵۸

۱۷۲ // // ۱ : ۳۶۷

۱۷۳ // // ۹ : ۳۰۳

۱۷۴ // // ۱۰ : ۷۰

۱۷۵ // // ۵ : ۲۲۲

۱۷۶ // // ۸ : ۳۰۳

(۱۵۴) عبداللہ بن عبدالعزیز بن عبداللہ بن عمر بن الخطاب : آپ ایک زاہد شخص تھے۔ سنہ ۱۸۴ھ میں فوت ہوگئے۔ [۱۷۸]

مکہ :۔

(۱۵۵) شبل بن عباد المکی القاری : سنہ ۱۴۸ھ میں فوت ہوئے۔ [۱۷۹]

(۱۵۶) حنظلہ بن ابی سفیان بن عبدالرحمٰن بن صفوان بن امیۃ الجمعی المتوفی سنہ ۱۵۱ھ۔ [۱۸۰]

(۱۵۷) عبدالملک بن عبدالعزیز بن جریج الاموی : سنہ ۱۴۹ھ یا سنہ ۱۵۰ھ یا سنہ ۱۵۱ھ میں فوت ہوئے۔ [۱۸۱]

(۱۵۸) عثمان بن الاسود بن موسیٰ بن باذان المکی : بنی جمع کے آزاد کردہ غلام تھے۔ سنہ ۱۴۹ھ یا سنہ ۱۵۰ھ میں فوت ہوئے۔ [۱۸۲]

(۱۵۹) یعقوب بن عطاء بن ابی رباح : آپ بنو قریش کے آزاد کردہ غلام تھے سنہ ۱۵۵ھ میں وفات پائی۔ [۱۸۳]

(۱۶۰) سیف بن سلیمان : آپ کو ابن ابی سلیمان مخزومی بھی کہا جاتا ہے۔ آپ ابو سلمان المکی کے آزاد کردہ غلام تھے۔ عمر کے آخری حصے میں بصرہ آئے۔ آپ کو قدری ہونے کا الزام دیا جاتا ہے۔ آپ سنہ ۱۵۵ھ یا سنہ ۱۵۶ھ میں فوت ہوئے۔ [۱۸۴]

(۱۶۱) عبدالعزیز بن ابی داؤد : آپ کا نام میمون تھا۔ بعض کہتے ہیں کہ ایمن بن بدر تھا۔ مہلب بن ابی صفرہ کے آزاد کردہ غلام تھے۔ مکہ میں سنہ ۱۵۹ھ میں وفات پائی [۱۸۵]

(۱۶۲) معروف بن مشکان المکی : آپ کا لقب بانی الکعبہ اور کنیت ابو الولید تھی۔ سنہ ۱۶۵ھ میں فوت ہوئے۔ [۱۸۶]

(۱۶۳) نافع بن عمر بن عبداللہ بن جمیل بن عامر الجمعی متوفی سنہ ۱۶۹ھ [۱۸۷]

---

[۱۷۷] ابن حجر : تہذیب التہذیب : ۴ : ۱۷۵

[۱۷۸] ابن حجر : تہذیب التہذیب : ۱۰ : ۵

[۱۷۹] 〃 〃 : ۵ : ۳۰۴

[۱۸۰] 〃 〃 : ۳ : ۳۵

[۱۸۱] 〃 〃 : ۳ : ۹۰

[۱۸۲] 〃 〃 : ۶ : ۴۲

[۱۸۳] 〃 〃 : ۷ : ۱۰۷

[۱۸۴] 〃 〃 : ۱۱ : ۳۹۲

[۱۸۵] 〃 〃 : ۱۱ : ۳۹۲ -

[۱۸۶] ابن حجر : تہذیب التہذیب : ۱۰ : ۲۹۴

[۱۸۷] ابن حجر : تہذیب التہذیب : ۹۱ : ۳۳۸

© rasailojaraid.com
© rasailojaraid.com
© rasailojaraid.com

(۱۶۴) داؤد بن عبدالرحمٰن العطار العبدی المکی : آپ کی کنیت ابوسلیمان تھی۔ مکہ کے فقیہہ تھے۔ سنہ ۱۷۴ھ یا سنہ ۱۷۵ھ میں فوت ہوئے۔ ۱۸۸؎

(۱۶۵) ابراہیم بن نافع المخزومی المکی : کنیت ابواسحاق تھی۔ ابن حبان نے آپ کا ذکر ثقات میں کیا ہے۔ ۱۸۹؎

(۱۶۶) عبداللہ بن عمرو بن علقمہ الکنانی المکی : ابن حبان کے نزدیک ثقہ ٹھہرے ہیں۔ ۱۹۰؎

(۱۶۷) عمر بن سعید بن ابی حسین النوفلی : ابن حبان کے نزدیک ثقہ ہیں۔ ۱۹۱؎

طائف :-

(۱۶۸) یحییٰ بن سلیم قرشی : ابومحمد اور ابوزکریا کنیت تھیں۔ ابن المبارک نے آپ سے روایت کی لیکن آپ سے پہلے فوت ہو گئے۔ آپ سنہ ۱۹۳ھ یا سنہ ۱۹۴ھ یا سنہ [illegible]ھ میں فوت ہوئے۔ ۱۹۲؎

(۱۶۹) وبرہ بن ابی دلیلہ : اصل نام مسلم الطائفی تھا۔ ابن حبان نے ثقہ کہا ہے۔ ۱۹۳؎

(۱۷۰) عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن یعلی : آپ کو ابویعلی الثقفی کی کنیت سے بھی یاد کیا جاتا ہے۔ ۱۹۴؎

شیوخِ مصر

(۱۷۱) موسیٰ بن ایوب بن عامر الغافقی : سنہ ۱۵۳ھ میں فوت ہوئے۔ ۱۹۵؎

(۱۷۲) غیاث بن رزین بن حمید بن صالح بن اصرم اللخمی : ابوہاشم المصری پکارے جاتے تھے۔ سنہ ۱۵۶ھ میں فوت ہوئے۔ ۱۹۶؎

(۱۷۳) حیوۃ بن شریح بن صفوان : کنیت ابوزرعہ تھی۔ ایک کامل فقیہہ اور زاہد تھے۔ سنہ ۱۵۸ھ یا سنہ ۱۵۹ھ میں وفات پائی۔ ۱۹۷؎

۱۸۸؎ المرجع السابق : ۱۰ : ۲۳۲ — ۱۸۹؎ المرجع السابق : ۱۰ : ۴۰۹

۱۹۰؎ " : ۳ : ۱۹۲ — ۱۹۱؎ " : ۱ : ۱۷۴

۱۹۲؎ " : ۵ : ۳۳۹ — ۱۹۳؎ " : ۷ : ۴۵۳

۱۹۴؎ " : ۱۱ : ۲۲۶ — ۱۹۵؎ " : ۱۱ : ۱۱۰

۱۹۶؎ المرجع السابق : ۱۰ : ۳۳۶ — ۱۹۷؎ المرجع السابق : ۸ : ۳۴۳

© rasailojaraid.com
© rasailojaraid.com
© rasailojaraid.com